بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ احوال

ماہِ رمضان المبارک اپنی تمام تر سعادتوں اور برکتوں کو اپنے جلو میں لیے ہوئے رخصت ہوا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس ماہِ مبارک سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لیے عتق من النار کا سامان کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس ماہ کے دوران دن کے اوقات کو روزے کی حالت میں بسر کیا اور ان کی راتیں قرآن حکیم کی معیت میں بسر ہوئیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں از روئے فرمان نبوی ﷺ روزہ اور قرآن دونوں شفاعت کریں گے ——— اس بار جامع القرآن قرآن اکیڈمی میں پورے رمضان المبارک کے دوران قرآن کی معیت میں رات گزارنے کا انوکھا تجربہ کیا گیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس سال نماز تراویح کے ساتھ ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کا پروگرام ترتیب دیا گیا ——— اس کی صورت یہ تھی کہ نماز تراویح کی ہر چار رکعتوں سے قبل ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ان رکعات میں پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ بیان کرتے تھے اور جہاں ضرورت محسوس ہوتی ربطِ آیات کی جانب اشارہ بھی فرما دیتے تھے۔ اس دورۂ ترجمۂ قرآن کی افادیت کو اپنے کسی پیمانے سے شمار کرنا تو ہمارے لیے ناممکن ہے تاہم فوری فائدہ جو ہر شریک محسوس کرتا تھا وہ یہ تھا کہ چار یا پانچ رکوعوں کا رواں ترجمہ سننے کے بعد جب انہی آیات کی نماز تراویح میں سماعت کی جاتی تو ہر شخص کا یہ احساس ہوتا تھا کہ تلاوت آیات کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات کا مفہوم بھی ایک حد تک، اس کے ذہن میں اترتا جا رہا ہے۔ اور یہ ایک بہت خوش کن احساس تھا۔ ایک دوسرا فائدہ جو تمام شرکاء نے بہت شدت سے محسوس کیا وہ یہ تھا کہ محض دورۂ ترجمۂ قرآن ہی شرک کی ہر صورت کی جڑ کاٹنے اور شفاعتِ باطلہ کے ہر تصور کی نفی کرنے کے لیے کافی ہے۔ بہت سے لوگوں کا تاثر یہ تھا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہماری نگاہوں کے سامنے حجاب تھا جو ترجمۂ قرآن سننے سے دور ہو گیا ہے۔

دورۂ ترجمۂ قرآن کے دوران قرآن کے اعجاز اور اس کی برکات کا عجیب مشاہدہ ہوا۔

© rasailojaraid.com

کہ موسم کی انتہائی شدت کے باوجود شائقین نے نہایت ذوق و شوق سے پورا ماہ اس پروگرام میں شرکت کی۔ اور شرکاء کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ آخری عشرے کے آغاز ہی سے مسجد کا ہال اپنی تمامتر وسعت کے باوجود تنگ پڑ گیا۔ اور ۲۷ ویں اور ۲۹ ویں شب تو شرکاء کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ مسجد کے صحن کی تنگ دامانی بھی عیاں ہو گئی۔

زیرِ نظر شمارہ قدرے تاخیر سے قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا جس کے لیے ہم معذرت خواہ ہیں۔ اس شمارے میں "اسلامی انقلاب" کے عنوان سے مولانا وحید الدین خان صاحب کا فکر انگیز مقالہ یقیناً قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ یہ مقالہ مولانا نے محاضراتِ قرآنی کے لیے تیار کیا تھا۔ بعض وجوہات کی بناء پر مولانا کے لیے محاضرات کے موقع پر بھارت سے پاکستان آنا ممکن نہ ہوا۔ تاہم ان کی محبت اور عنایت کا یہ مظہر ہے کہ انہوں نے یہ قابلِ قدر مقالہ ہمیں بھیج دیا۔

دیگر مضامین میں ڈاکٹر غلام محمد صاحب کا نہایت وقیع مقالہ 'مسلک سلیمانی' اور مولانا الطاف الرحمٰن صاحب بنوی کے محققانہ مقالے 'تصوف کی حقیقت' کی پہلی قسط شاملِ اشاعت ہیں۔ یہ دونوں مقالے حالیہ محاضراتِ قرآنی میں پیش کیے گئے تھے۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی صاحب کا قابلِ قدر مضمون 'صداقتِ قرآنی کی نفسیاتی شہادت' ہمیں ادارہ تحقیق و تصنیف علی گڑھ سے موصول ہوا ہے جس کے لیے ہم مولانا موصوف کے شکر گزار ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ اس تحقیقی ادارے اور خصوصاً مولانا سلطان احمد اصلاحی کا تعاون ہمیں آئندہ بھی حاصل رہے گا۔ ہمیں افسوس ہے کہ سلسلہ وار مضمون 'مروجہ نظامِ زمینداری اور اسلام' کی قسط اس بار ہم شاملِ اشاعت نہیں کر سکے۔ آئندہ اشاعت میں اس کی جو قسط شامل ہو گی وہ غالباً اس سلسلے کی آخری قسط ہو گی۔

عاکف سعید

۱۲ / ۷ / ۸۲

© rasailojaraid.com